



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 7-26/AIMS

April 28, 2026

فکر و نظر

چین اور امریکہ کی تزویراتی رقابت: مشرق وسطیٰ کی جغرافیائی سیاست میں مقابلہ

طہ نذیر محقق، معلم، مصنف حیو، مین، کنیڈین اسوسی ایشن آف جرنلسٹ اینڈ میڈیا پرو فیشنل، ٹورنٹو، اونٹاریو، کینیڈا۔

<https://www.canadianjournalists.ca/>

اسرار احمد مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، ادیب، صحافی، سماجی خدمتگار، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: China US rivalry Middle East, strategic competition Middle East

Keywords: US influence Middle East, China economic diplomacy, non-military influence

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters – ID N-5730-2015 | ORCID ID – orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

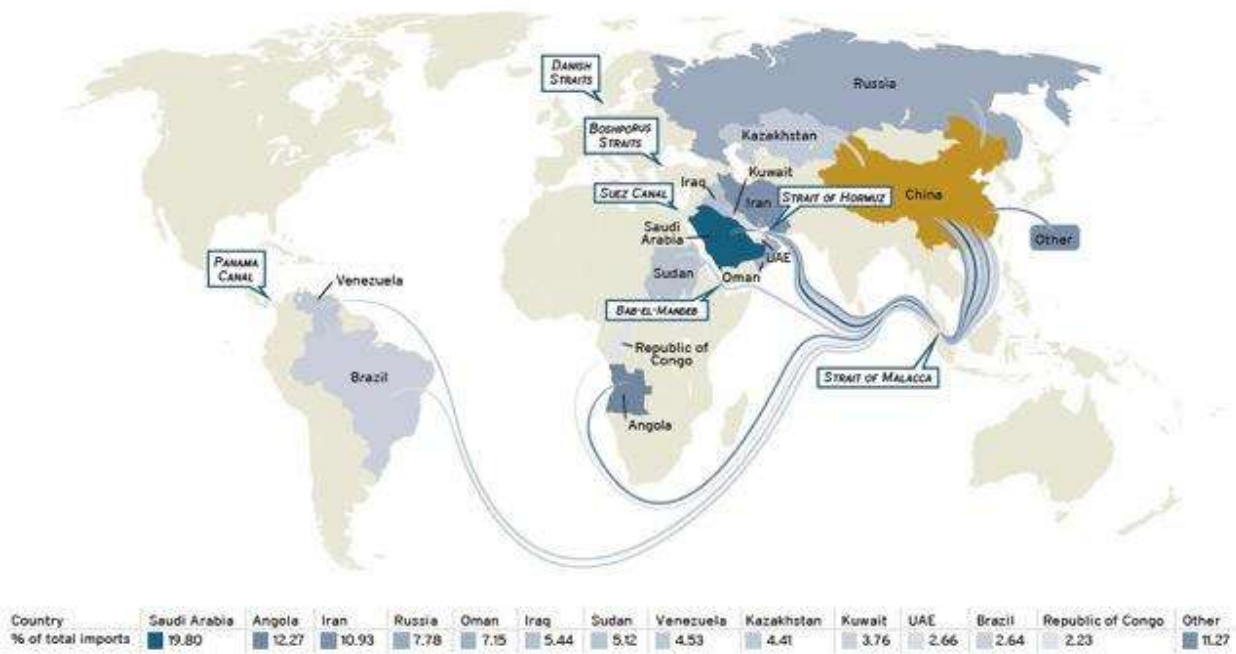
Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

خلاصہ

مشرق وسطیٰ میں چین اور امریکہ کی رقابت بنیادی طور پر توانائی، تجارت اور اسٹریٹجک اثر و رسوخ کے گرد گھومتی ہے۔ یہ رقابت براہ راست فوجی تصادم کے بجائے معاشی اور سفارتی ذرائع سے لڑی رہی ہے، جس نے اسے زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں خطے کے ممالک کو ترقی کے مواقع بھی مل رہے ہیں اور تزویراتی چیلنجز بھی درپیش ہیں۔

مشرق وسطیٰ دنیا کے ان خطوں میں شامل ہے جہاں عالمی طاقتوں کی دلچسپی ہمیشہ سے رہی ہے، اور اس کی بنیادی وجہ یہاں موجود وسیع تیل و گیس کے ذخائر، اہم سمندری راستے اور اس کا جغرافیائی محل وقوع ہے جو ایشیا، یورپ اور افریقہ کو آپس میں جوڑتا ہے۔ موجودہ دور میں China اور United States کے درمیان اس خطے میں تزویراتی رقابت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ یہ رقابت روایتی فوجی تصادم کے بجائے زیادہ تر معاشی، سفارتی اور غیر عسکری ذرائع کے ذریعے لڑی رہی ہے، جس سے اس کی نوعیت زیادہ پیچیدہ اور کثیر جہتی ہو گئی ہے۔

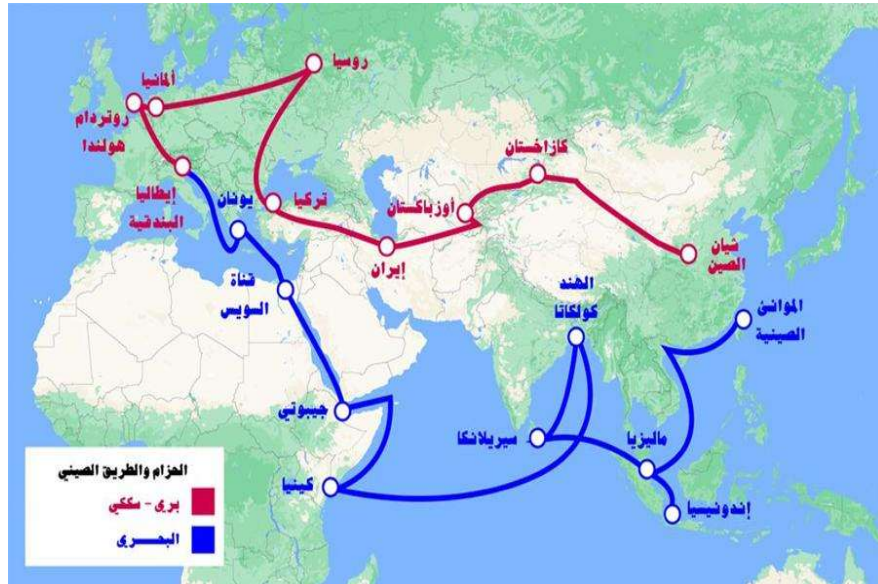


مشرق وسطیٰ کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ دنیا کے تیل اور گیس کا ایک بڑا حصہ اسی خطے سے برآمد ہوتا ہے، جبکہ آبنائے ہر مز جیسے اہم راستے عالمی توانائی کی ترسیل میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس خطے میں کسی بھی قسم کی کشیدگی نہ صرف علاقائی بلکہ عالمی معیشت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ چین کے لیے یہ خطہ توانائی کا بنیادی ذریعہ ہے، جبکہ امریکہ کے لیے یہ عالمی توانائی منڈی کے استحکام اور اپنے اتحادیوں کی سلامتی کے لیے اہم ہے۔

اثر	وضاحت	عنصر
عالمی معیشت کا انحصار	تیل و گیس کی بڑی مقدار	توانائی کے ذخائر
سپلائی چین کا تسلسل	اہم گزر گاہیں	سمندری راستے
اسٹریٹجک اہمیت	براعظموں کا سنگم	جغرافیائی حیثیت
عالمی توازن	علاقائی اتحاد	سیاسی اثر

United States نے طویل عرصے تک مشرق وسطیٰ میں اپنی مضبوط موجودگی برقرار رکھی ہے۔ اس کی حکمت عملی میں فوجی اڈوں کا قیام، دفاعی اتحاد، اور سفارتی تعلقات شامل ہیں۔ امریکہ توانائی کے راستوں کی حفاظت، خطے میں استحکام اور اپنے اتحادیوں کی سیوریٹی کو یقینی بنانے کے لیے سرگرم رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عالمی مالیاتی نظام اور بین الاقوامی اداروں کے ذریعے بھی اپنا اثر برقرار رکھتا ہے، جس سے اس کی عالمی پوزیشن مضبوط رہتی ہے۔

نے اس خطے میں اپنی موجودگی کو زیادہ تر معاشی اور سفارتی ذرائع کے ذریعے بڑھایا ہے۔ اس کی حکمت عملی کا مرکز توانائی کی China دوسری جانب مسلسل فراہمی کو یقینی بنانا اور عالمی تجارت میں اپنا کردار مضبوط کرنا ہے۔ چین نے بیلٹ اینڈ روڈ جیسے منصوبوں کے ذریعے بندر گاہوں، سڑکوں اور صنعتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کی ہے، جس سے اس کا اثر و رسوخ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اس کے علاوہ چین مختلف ممالک کے ساتھ طویل مدتی توانائی معاہدے کر کے اپنی معیشت کو مستحکم بناتا ہے۔



توانائی کی سلامتی اس رقابت کا سب سے اہم پہلو ہے۔ چین اپنی معیشت کو چلانے کے لیے بڑی مقدار میں تیل درآمد کرتا ہے، جس کا بڑا حصہ مشرق وسطیٰ سے آتا ہے، جبکہ امریکہ اگرچہ توانائی کے حوالے سے نسبتاً خود کفیل ہو چکا ہے، پھر بھی وہ عالمی توانائی منڈی کو مستحکم رکھنے کے لیے اس خطے میں سرگرم رہتا ہے۔ دونوں ممالک کی حکمت عملی مختلف ہے، لیکن مقصد ایک ہی ہے کہ توانائی کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

چین	امریکہ	پہلو
زیادہ	کم	انحصار
معاهدوں پر مبنی	سیکورٹی پر مبنی	حکمت عملی
معاشی سرمایہ کاری	فوجی تحفظ	طریقہ
زیادہ حساسیت	کم حساسیت	خطرہ

اس جدید رقابت میں غیر عسکری اثر و رسوخ کا کردار بہت اہم ہو چکا ہے۔ دونوں ممالک براہ راست جنگ کے بجائے سفارت کاری، تجارت، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے ذریعے اپنا اثر بڑھا رہے ہیں۔ امریکہ اپنے اتحادیوں اور عالمی اداروں کے ذریعے اثر انداز ہوتا ہے، جبکہ چین ترقیاتی منصوبوں اور معاشی تعاون کے ذریعے خطے میں اپنی پوزیشن مضبوط کرتا ہے۔ اس طرح ایک ایسی رقابت پیدا ہو رہی ہے جو بظاہر پرامن ہے لیکن اس کے اثرات بہت گہرے ہیں۔

توانائی کی ضرورت → معاشی مفادات → سفارتی روابط → سرمایہ کاری → علاقائی اثر → تزویراتی رقابت

یہ ماڈل ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح معاشی اور سفارتی عوامل مل کر ایک بڑی جغرافیائی سیاسی رقابت کو جنم دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں خطے کے ممالک کو بڑی طاقتوں کے درمیان توازن قائم کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ اپنے مفادات کو محفوظ رکھ سکیں۔

اثر	شعبہ
سرمایہ کاری اور ترقی	معیشت
توازن کی حکمت عملی	سیاست
غیر یقینی صورتحال	سیکورٹی
چکدرا اتحاد	سفارت کاری

یہ صورتحال خطے کے لیے مواقع بھی پیدا کرتی ہے اور چیلنجز بھی۔ ایک طرف ممالک کو نئی سرمایہ کاری اور ترقی کے مواقع ملتے ہیں، جبکہ دوسری طرف انہیں بڑی طاقتوں کے درمیان کشیدگی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ رقابت عالمی سطح پر طاقت کے توازن کو بھی متاثر کرتی ہے اور ایک کثیر القطبی نظام کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں چین اور امریکہ کی تزویراتی رقابت جدید عالمی سیاست کا ایک اہم عنصر بن چکی ہے۔ امریکہ اپنی سکیورٹی اور سیاسی طاقت کے ذریعے اثر برقرار رکھے ہوئے ہے، جبکہ چین معاشی سرمایہ کاری اور شراکت داری کے ذریعے تیزی سے اپنی پوزیشن مضبوط کر رہا ہے۔ مستقبل میں اس خطے کا استحکام اس بات پر منحصر ہو گا کہ علاقائی ممالک اس رقابت کے درمیان کس حد تک توازن قائم کرتے ہیں۔

سفارشات

علاقائی ممالک کو چاہیے کہ وہ متوازن خارجہ پالیسی اختیار کریں تاکہ کسی ایک طاقت پر مکمل انحصار سے بچا جاسکے۔ عالمی طاقتوں کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ کشیدگی کم ہو سکے۔ توانائی کے متبادل ذرائع کی ترقی کو بھی ترجیح دی جانی چاہیے تاکہ خطے کی اسٹریٹجک حساسیت کم ہو۔ اس کے علاوہ سفارتی مکالمے اور اقتصادی شراکت داریوں کو بڑھایا جانا چاہیے تاکہ ایک مستحکم علاقائی ماحول قائم کیا جاسکے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں چین کے بیلٹ اینڈ روڈ منصوبے کے طویل المدتی اثرات، امریکہ کی سکیورٹی حکمت عملی کی تبدیلی، اور توانائی کی عالمی منڈی پر اس رقابت کے اثرات شامل ہیں۔ مزید برآں، علاقائی ممالک کی خارجہ پالیسیوں، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے کردار، اور کثیر القطبی نظام میں اس رقابت کی اہمیت پر بھی تحقیق نہایت ضروری ہے۔

Reference:

- Atlantic Council. (2026, February 25). The state of great power competition in the Gulf. <https://www.atlanticcouncil.org/in-depth-research-reports/issue-brief/the-state-of-great-power-competition-in-the-gulf/>
- Center for Global Governance Innovation. (2025, May 7). Transforming the United Nations for a multipolar world. <https://www.cigionline.org/articles/transforming-the-united-nations-for-a-multipolar-world-order/>
- Carnegie Endowment for International Peace. (2026, February 24). The arrival of the multi-order world and its geopolitical implications. <https://carnegieendowment.org/russia- Eurasia/research/2026/02/the-arrival-of-the-multi-order-world-and-its-geopolitical-implicat>
- CISS Pakistan. (2025, December 31). The emerging world order in 2026: Fragmented, militarised, and unequal. <https://ciiss.org.pk/the-emerging-world-order-in-2026-fragmented-militarised-and-unequal/>
- CNN. (2026, March 5). How the Middle East war could hurt the global economy. <https://edition.cnn.com/2026/03/05/economy/economy-impact-middle-east-war-intl>

- Deutsche Welle. (2026, April 12). What could come after a rules-based world order? <https://www.dw.com/en/is-rules-based-world-order-over-superpowers-multipolar-order-trump-global-south/a-76742441>
- Eurasia Review. (2026, April 10). The fault lines of a new Middle East: The 2025–2026 US-Israel-Iran war and the reordering. <https://www.eurasiareview.com/23032026-the-fault-lines-of-a-new-middle-east-the-2025-2026-us-israel-iran-war-and-the-reordering->
- European Council on Foreign Relations. (2026, February). After the rupture: Middle powers and the construction of new order [PDF]. <https://ecfr.eu/wp-content/uploads/2026/02/After-the-rupture-Middle-powers-and-the-construction-of-new-order.pdf>
- Geopolitical Economy. (2026, February 25). US unipolarity vs China's multipolarity: Whose vision will shape the global order? <https://geopoliticeconomy.com/2026/02/26/us-unipolarity-china-multipolarity-vision-global-order/>
- JPMorgan Chase. (2026). World rewired: Navigating a multi-speed, multipolar order [PDF]. <https://www.jpmorganchase.com/content/dam/jpmorganchase/documents/center-for-geopolitics/jpmc-world-rewired.pdf>
- The New Arab. (2025, December 22). The key trends set to shape the Middle East in 2026. <https://www.newarab.com/analysis/key-trends-set-shape-middle-east-2026>
- World Economic Forum. (2026, January 21). Davos 2026: How middle powers are reading the global moment. <https://www.weforum.org/stories/2026/01/davos-2026-how-middle-powers-are-reading-the-global-moment/>
- World Economic Forum. (2026, March 24). UN chief says Middle East conflict should accelerate shift to renewables. <https://www.weforum.org/stories/2026/03/un-middle-east-conflict-shift-renewables-climate-nature-news/>
- Anadolu Agency. (2026, April 1). Experts warn Mideast conflict is fracturing global order, raising nuclear risks. <https://www.aa.com.tr/en/middle-east/experts-warn-mideast-conflict-is-fracturing-global-order-raising-nuclear-risks/3884072>
- The Awareness News. (2026, April 10). The end of the unipolar world: Is a new global order taking shape? <https://theawarenessnews.com/2026/04/11/the-end-of-the-unipolar-world-is-a-new-global-order-taking-shape/>



(Editorial Statement) ادارتی بیان

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

(Preprint Notice) پری پرنٹ نوٹس

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نیا مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).